ادبیات

غزل

جناب اؔلم مظفر نگری

وہ جلوہ اگر جلوۂ ہر بام نہیں ہے
الفت کی نظر بھی نظرِ عام نہیں ہے

کوئی بھی ادا عشق کی ناکام نہیں ہے
کیا میری خموشی کوئی پیغام نہیں ہے

منصور نے ثابت یہ کیا آ کے سرِ دار
دعوائے انا الحق روشِ عام نہیں ہے

ہے موردِ الزام حقیقت کی نظر میں
وہ کفر جو شرمندۂ اسلام نہیں ہے

دنیائے محبت کی نہ پوچھو کہ یہاں تو
ناکام وہی ہے کہ جو ناکام نہیں ہے

ہے خونِ تمنا کسی میخوار کا ساقی
ساغر میں ترے بادۂ گلفام نہیں ہے

گیسو کی نہیں چھاؤں یہ ساون کی اندھیری
تسکینِ نظر جلوۂ ہر شام نہیں ہے

مرغانِ چمن اس پہ نہ ہوں گا مین نوا ریز
جس شاخِ نشیمن پہ کوئی دام نہیں ہے

پیمانۂ دل میں کہیں ساقی نہ لگے ٹھیس
جو ٹوٹ کے جڑ جائے یہ وہ جام نہیں ہے

ہر جلوۂ میخانہ سے ہوتا ہے یہ ظاہر
اس جا گزرِ گردشِ ایام نہیں ہے

دامن میں نہ جس کے ہو نہاں صبحِ قیامت
ایسی تو محبت کی کوئی شام نہیں ہے

ہوتے ہیں گرفتار یہاں اہلِ نظر بھی
کیا پیشِ نظر حلقۂ ہر دام نہیں ہے

غم ہے وہاں محشر کا یہاں فکرِ معیشت
دنیا ہو کہ عقبیٰ کہیں آرام نہیں ہے

آتا ہی نہیں خود وہ اؔلم میری زباں پر
مضموں کہ جو پروردۂ الہام نہیں ہے